ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر صائمہ علی

اسسٹنٹ پروفیسر، ایجوکیشن یونیورسٹی، لوئر مال کیمپس لاہور

میں بھی بہت عجیب ہوں جون ایلیا کی شاعری کا نفسیاتی مطالعہ

Dr. Saima Ali
Assistant Professor Education University, Lower Mall Campus, Lahore.

Psychological Study of Jhon Elia's Poetry

John Elia is considered as brilliant and popular Urdu Poet. His extraordinary personality and popularity has served him an important place among the legends of the fraternity. His poetry is easily understood the masses as compare to his complex personality. He belonged to a very great literary family. He has tremendous command over Urdu, Persian, Arabic, English and also some grasp of Greek language. He had deep knowledge of philosophy and history. The materialistic life was bad as compare to his intuitive domain. He was an average looking person. He was dissatisfied, egoistic, hopeless and sensitive person. He represents psychological problems in his poetry. He camouflages his weaknesses and depravity with a sense of domination in works.

Key Words: *Complex Personality, Dissatisfied, Egoistic, Sensitive, Narcissism, Superiority Complex, Inferiority Complex.*

جون ایلیا اردو کے اہم اور مقبول شاعر ہیں۔ اس مقبولیت میں ان کی غیر روایتی شخصیت کو بھی دخل ہے ان کی عام فہم شاعری کے مقابلے میں ان کی شخصیت بہت پیچیدہ ہے۔ جون کی زندگی پر نظر ڈالیں تو اس میں بہت نشیب و فراز ملتے ہیں۔ بہت علمی اور مذہبی گھرانے کے فرد ہونے کے باوجود وہ مذہبی طور پر آزاد خیال تھے۔ علمی لحاظ سے اپنے ہم عصر شعرا سے بہت بلند تھے۔ اردو، عربی، فارسی پر عبور کے ساتھ کسی حد تک عبرانی زبان بھی جانتے تھے۔ شعر وادب کے ساتھ فلسفہ اور تاریخ کا وسیع مطالعہ تھا۔ نظم کے ساتھ نثر میں بھی مہارت حاصل تھی۔ اس علمی برتری کے ساتھ دنیاوی لحاظ سے کمتر اور جسمانی طور پر کم زور شخص تھے۔ کثرتِ شراب نوشی اور تپ دق کی بیماری نے انھیں مزید مضمحل اور منفعل کیا۔ جذباتی طور پر وہ ذود رنج، خلوت پسند، خوددار اور انا پرست تھے۔ انھیں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

زندگی میں خوشیاں کم اور غم زیادہ ملے۔ والد کی کتابوں کی اشاعت نہ کروانے کا غم، ہندوستان کے بٹوارے کا غم، امروہہ چھوڑنے کا غم، اپنوں کی بے رُخی اور جائیداد کے جھگڑے کا غم، گھر کی دہلیز پر بھائی کے سفاکانہ قتل کا غم، محبوب شریک حیات اور بچوں سے جدائی کا غم، خواص کی طرف سے شاعری کی ناقدری کا غم، بے گھری کا غم جیسے ذاتی غموں کے ساتھ زمانے کی بے مہری اور منافقت جیسے کئی غم ان کے ساتھ تھے۔ قہر درویش بر جان درویش کے مصداق کچھ غموں کا انتقام انہوں نے خود سے لیا مثلاً والد کی کتابوں کی اشاعت کی وعدہ خلافی کا انتقام ۳۰ سال تک اپنی کتابیں نہ چھپوا کر لیا، اہلیہ سے طلاق کے بعد مے نوشی میں اضافہ کیا۔ یہ سب ''شخص'' جون سے متعلق تھا۔ ''شاعر'' جون کا ردعمل مختلف انداز میں ملتا ہے۔ مثلاً کبھی بے نیازی کا رویہ

نہیں دنیا کو جب پروا ہماری
تو پھر دنیا کی پروا کیوں کریں ہم

لیکن ان کی مضطرب طبیعت کی وجہ سے بے نیازی کا رویہ زیادہ دیرپا نظر نہیں آتا۔ زیادہ تر وہ دنیا سے ناراض دکھائی دیتے ہیں اس ضمن میں ان کے ہاں بیزاری اور جھنجھلاہٹ کا رویہ بھی ملتا ہے۔ اس بارے میں ان کا کہنا ہے۔

"اس کی وجہ ماحول سے میرے احساس ناہم آہنگی میں تلاش کیا جا سکتا ہے اگر خارجی کام یابیوں کو معیار بنایا جائے تو میں مادی اور سماجی کام یابیوں کے حوالے سے خود کو اس معاشرے میں مس فِٹ پاتا ہوں، یہ جھنجھلاہٹ ایک ایسے معاشرے کے خلاف ردعمل ہے جسے ہم بدلنا چاہتے ہیں۔"[(۱)]

اپنی علمی برتری اور شعری مقبولیت کے مقابل جب وہ نااہل لوگوں کو کامیاب دیکھتے ہیں تو کبھی نفرت، کبھی بے بسی، کبھی ضد اور کبھی خود ترسی کا اظہار کرتے ہیں مثلاً

ہاں ٹھیک ہے میں اپنی انا کا مریض ہوں
آخر مرے مزاج میں کیوں دخل دے کوئی
میں بھی بہت عجیب ہوں اتنا عجیب ہوں کہ بس
خود کو تباہ کر لیا اور ملال بھی نہیں

جون ایلیا کی زندگی تخیل اور حقیقت کے درمیان تھی وہ بیسویں صدی کے غلام ہندوستان میں پیدا ہوئے لیکن ان کا تخیل مسلمانوں کے تابناک عہد میں زندہ تھا انھیں تخیل اور حقیقت میں کرب ناک تفاوت نظر آتا تو بے بسی اور برہمی ان کے رگ وپے میں سما جاتی۔

ڈاکٹر علی احمد فاطمی کے مطابق:

"امروہہ ان کے سینے میں اور قدم کراچی کے زینے پر جہاں آدمیت، شرافت سب ڈسٹرب کرتے ہیں۔ چنانچہ مثالیت کا محل ریت کی طرح بکھر جائے تو حساس شاعر کو چین کہاں سے آئے۔" (۲)

جون ایلیا کی سابقہ اہلیہ زاہدہ حنانے ان کی نفسیاتی کیفیت کا بہترین تجزیہ کیا ہے:

"زندگی کی حقیقتوں سے ناتا جوڑنے اور محض کتابی ماحول میں سانس لینے کے سبب جون ایلیا نے ابتدائے عمر سے ہی ایک فرضی دنیا آباد کی وہ دمشق، دیلم اور بغداد و بصرہ کے باشندے تھے ان کا کلام آل برامک اور آلِ بویہ سے تھا۔ وہ شخص جو زندگی بھر کبھی ایک چوزہ ذبح نہ کر سکا اور ذوالجناح کے سوا کسی رہوار کی ایال پر ہاتھ نہ رکھ سکا وہی خیالوں میں رستم وسیاوش کی طرح گور خر شکار کرتا اسے آگ پر بھون کر کھاتا اور 'رخش' پر سواری کرتا۔"(۳)

جون ایلیا جو کچھ زندگی میں حاصل نہیں کر سکے ہاتھ انھیں خیالی دنیا میں تصور کر لیا یا پھر ان کا اظہار حسرت کے بجائے نفرت کے لہجے میں کیا۔ نفسیات کے اصولوں کے مطابق انسان اپنی خامیوں اور محرومیوں کے متعلق بہت کم متوازن رویہ رکھتا ہے یا تو وہ ان کا انکار کرتا ہے یا پھر خود کو ان کے برعکس خصوصیات کا حامل سمجھتا ہے۔ مثلاً بزدلی کو بہادری پر، بدصورتی کو خوبصورتی پر محمول کرنا۔ جون ایلیا کی زندگی پر نظر ڈالیں تو وہ مادی لحاظ سے محروم شخص تھے۔ دولت، جائیداد، صحت شکل وصورت کے معاملے میں تہی دست تھے۔ اپنی ان محرومیوں کو کہیں تو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے مثلاً ان کی شعری مقبولیت، علمی برتری اور محبت بھری طبیعت کے باوجود یہ حقیقت عیاں ہے کہ وہ ایک کم رُو شخص تھے لیکن وہ خود یہ بات تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ایک انٹرویو میں اپنے ایک بزرگ سید غنی (جنھوں نے جون کی تربیت کی تھی) کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"انھوں نے مجھے یقین دلایا کہ میں دنیا کا سب سے زیادہ ذہین اور سب سے زیادہ طاقت ور آدمی ہوں اور سب سے زیادہ خوبصورت بھی ہوں۔۔نہ جانے وہ کیوں مجھے ذہین سمجھتے تھے البتہ خوب صورت بہت تھا۔"(۴)

واجبی شکل و صورت کا احساس انھیں بچپن میں ہی ہوا ہو گا کیونکہ ان کی والدہ اور بھائی بہت خوب صورت تھے ان کی والدہ کو گوری رنگت کی وجہ سے ''فرنگن''۵؎ کہا جاتا تھا اس کے مقابلے میں جون ایلیا بہت دبتی ہوئی رنگت کے مالک تھے۔اس کا اظہار بھی شعر میں کیا ہے:

میں جو بیٹا ہوں اک فرنگن کا
جون سنولا گیا ہوں جل جل کے

کم رُو ہونے کے باوجود وہ حسیناؤں کی قربت، محبت بلکہ عاشقی اور دیوانگی چاہتے تھے۔ان کی شاعری میں یہ حسینائیں ان پر جان نچھاور کرتی تھیں لیکن جون حقیقی زندگی میں اکثر اپنے احباب سے ایسی خواتین کا ذکر کرتے جو ان سے عشق کرتیں اور شادی پر تیار رہتی تھیں لیکن ان کے احباب کی تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان قصوں میں حقیقت کم ہوتی تھی مثلاً ان کے بہت قریبی دوست خالد احمد انصاری اس قسم کے ایک واقعے کے بارے میں لکھتے ہیں:

"جتنا میں جون بھائی کو سمجھ سکا میرا خیال ہے یہ بات بھی دیگر باتوں کی طرح صرف رنگ بکھیرنے کے لیے ہوتی تھی ورنہ کیسی امّی، کہاں کی امّی۔"(۶)

اُنھی کے مطابق:

"اکثر اس بات کی شکایت بھی کرتے کہ ہم سے کوئی لونڈیا عشق نہیں کرتی۔"(۷)

خواتین شاعری کی وجہ سے ان کے آس پاس نظر آتی تھیں لیکن وہ ان میں اپنی خیالی محبوبہ کی عاشقی، دلنوازی جیسی خصوصیات تلاش کرتے اور اکثر اس سلسلے میں اپنے دکھوں اضافہ کرتے۔ایک خاتون سے شادی پر تیار بیٹھے تھے جس کے مطابق:

"رات بہ ضد تھے کہ شادی کرو مجھ سے تم میری فارہہ ہو۔"(۸)

حُسن کے ساتھ دولت بھی ان کی دسترس سے دور رہی اس لیے دولت مندوں کے لیے ان کے ہاں مُنتقمانہ جذبات ملتے ہیں مثلاً:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

یہاں تو جاذبیت بھی ہے دولت ہی کی پروردہ
یہ لڑکی فاقہ کش ہوتی تو بدصورت نظر آتی

جون ایلیا کی شاعری کو عوام نے بہت زیادہ اور خواص نے بہت کم سراہا یہ رویہ کسی بھی شاعر کے لیے باعث آزار ہو سکتا ہے۔ جون جیسے حساس انسان کے ہاں یہ مختلف صورتوں میں اظہار کرتا ہے مثلاً تعلّی، شاعر کا خود کو اور اپنی شاعری کو بلند مرتبہ قرار دینا صنعت تعلّی کہلاتا ہے اس میں مبالغہ جائز سمجھا جاتا ہے لیکن جون کی نفسیاتی کیفیات کا جائزہ لیں تو یہ روایتی تعلّی سے کچھ آگے محسوس ہوتی ہے مثلاً:

ع شاعر تو دو ہیں میر تقی اور میر جون

میر و غالب کی برابری کا اظہار وہ صرف شعر میں نہیں بلکہ گفتگو میں بھی کرتے ہیں:

"اردو شاعری نے دو سید پیدا کیے اور ایک اُمتّی ایک سید محمد تقی میر اور ایک سید جون ایلیا اور اُمتیوں میں غالب، صرف تین غزل گو پیدا کیے اردو شاعری نے دو سید اور ایک اُمتی۔"(۹)

خود پسندی، خود پرستی اور انانیت میں وہ یگانہ کی طرح غالب دشمنی پر بھی اتر آئے ہیں اور غالب کو ۲۵ شعروں کو شاعر قرار دیتے ہیں تو یہ سب ان کے عدم تحفظ کے احساس میں پنہاں ہے۔ اس رو میں ان کے ہاں "نرگسیت" کی جھلک بھی ملتی ہے۔ Narcisstic personality disorder علم نفسیات میں ایک عام مرض ہے اس کے مریض اپنے ذاتی خود ساختہ وقار اور اہمیت کے متعلق شاندار خیالات رکھتے ہیں۔ اپنی کامیابی کے نشے میں کھوئے رہتے ہیں اور مسلسل اپنی تعریف چاہتے ہیں۔ اپنی ذمہ داریاں پوری کیے بغیر دوسروں سے خاص ہمدردی چاہتے ہیں۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق:

"Narcissim, excessive or erotic interest in oneself and one's physical appearance."(۱۰)

پروفیسر انور جمال کے مطابق:

"تنقید ادب نے یہ اصطلاح ایسے فنکاروں کے لیے استعمال کی ہے جو خود پرستی کی قابل رحم حالت میں مبتلا ہوں۔ خود پسندی، انانیت اور تعلّی نرگسیت ہی کے مظاہر ہیں۔ فن کار میں پرستش ذات اور انانیت کی سطح عمومی انسانوں سے بلند تر ہوتی ہے۔"(۱۱)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مندرجہ بالا اقتباس میں "خود پسندی، انانیت اور تعلّی" کو نرگسیت کی ذیل میں ہی رکھا گیا ہے جو جون ایلیا کے ہاں اکثر اظہار کرتے ہیں۔ سلام سندیلوی کیرن ہارنی یک حوالے سے لکھتے ہیں:

"ہر انسان کچھ نہ کچھ نرگسی ہوتا ہے کیونکہ نرگسیت کا مفہوم بڑی حد تک عرفان ذات ہے... لیکن جب عرفان ذات حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو نرگسیت کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے اس صورت میں نرگسیت معیوب سمجھی جاتی ہے۔"(۱۲)

اس تعریف کے مطابق جون ایلیا میں "نرگسیت" کے عناصر ہیں لیکن یہ مرض کی صورت اختیار نہیں کرتی۔ وہ خود کو "اپنی انا کا مریض" قرار دیتے ہیں جبکہ زاہدہ حنا ان کی نرگسیت کو "بے ہمتی" اور "بے عملی" سے تعبیر کرتی ہیں۔(۱۳)

اس پس منظر میں یہ شعر ان کی نفسیاتی کشمکش کا اظہار بھی نظر آتا ہے۔

میں جو ہوں جون ایلیا ہوں جناب
اس کا بے حد لحاظ کیجئے گا

سحر انصاری کے مطابق:

"جون ایلیا بھی اپنی تمام تر سچائیوں کے ساتھ خط مستقیم کی شخصیت نہیں تھے۔"(۱۴)

اپنی بہت سی کمیوں کے باوجود وہ اپنی ذات کو بہت بلند سمجھتے ہیں بل کہ مثالی انسان کی خوبیاں انھیں خود میں ہی دکھائی دیتی ہیں:

جون کرو گے کب تلک اپنا مثالیہ تلاش
اب کئی ہجر ہو چکے کئی سال ہو گئے

تھی کسی شخص کی تلاش مجھے
میں نے خود کو ہی انتخاب کیا

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے احساس کمتری کو لاشعوری طور پر احساس برتری میں تبدیل کرتے ہیں۔ علم نفسیات کی رُو سے یہ دونوں ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں اس نظریئے کے خالق الفریڈ ایڈلر کے مطابق:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

A Superiorty complex and an inferioty complex are tied together. He held that a person who acted superior to others and held others as less worthy, actually hiding a feeling of inferioty."(۱۵)

جون ایلیا کی شخصیت اور شاعری کے غائر مطالعے سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے ہاں خود پسندی، خود پرستی، انانیت، تعلّی اور احساس برتری کی تہ میں کہیں نہ کہیں ان کا احساس کمتری اور محرومیاں چھپی ہوئی ہیں۔ اس کا اظہار وہ خود بھی کرتے ہیں۔

اپنی محرومیاں چھپاتے ہیں
ہم غریبوں کی آن بان میں کیا

جون ایلیا کی شاعری کو سمجھنے کے لیے ان کی شخصیت کا مطالعہ از حد ضروری ہے ان کے خود پسندی، انانیت اور نرگسیت ایک حساس اور ذود رنج فنکار کا رد عمل ہے۔ جس کا شاعری میں یوں اظہار کرتے ہیں۔

میں بھی بہت عجیب ہوں اتنا عجیب ہوں کہ بس
خود کو تباہ کر لیا اور ملال بھی نہیں

حوالہ جات

۱۔ عقیل عباس جعفری، انٹریو ، جون ایلیا سے گفتگو، مشمولہ میں یا میں، لاہور: الحمد پبلی کیشنز، ۲۰۲۰ء، ص ۳۵ے

۲۔ ڈاکٹر علی احمد فاطمی، مضمون "جون ایلیا بیزاری اور بغاوت کا شاعر"، خوش گزراں گزر گئے، کراچی: اکادمی بازیافت، ۲۰۱۱ء، ص ۴۰

۳۔ زاہدہ حنا، مضمون "اپنی کربلا کی تلاش" مشمولہ میں یا میں، ص ۳۲۷

۴۔ ابن آس، انٹرویو، مشمولہ، میں یا میں، "بچپن میں پڑھنے سے وحشت ہوتی تھی"، ص ۷۰۹

۵۔ شاہانہ رئیس ایلیا، چچا جون، کراچی: ورثہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۶ء، ص ۳۴

۶۔ خالد احمد انصاری، مضمون "زندگی داؤ چل گئی ہوگی"، ص ۲۱۶

۷۔ خالد احمد انصاری، مضمون ''زندگی دائو چل گئی ہوگی''، ص ۲۲۲

۸۔ منصور زبیری، مضمون مشمولہ، میں یا میں، 'جون یارو کے یار تھے ہم تو'، ص ۶۶۸

۹۔ ابن آس، انٹرویو، مشمولہ، میں یا میں، ''بچپن میں پڑھنے سے وحشت ہوتی تھی''، ص ۷۱۵

۱۰۔ Oxford Dictionary & Theasurus, Oxford University Press New York, 2001. page 855

۱۱۔ پروفیسر انور جمال، ادبی اصطلاحات، اسلام آباد: نیشنل بک فائونڈیشن، ۲۰۱۲ء، ص ۱۷۱

۱۲۔ سلام سندیلوی، اردو شاری میں نرگسیت، لکھنؤ: نسیم بک ڈپو، ۱۹۷۴ء، ص ۱۸

۱۳۔ زاہدہ حنا، اپنی کربلا کی تلاش، مشمولہ 'میں یا میں'، ص ۳۲۸

۱۴۔ سحر انصاری، فلیپ، خوش گزراں گزر گئے

۱۵۔ www.healthline.com